7۔ساتویں قسط
کتاب نگری سپیشل
ناول
جذوہ کا آمن
تحریر:ایس مروہ مرزا
www.kitabnagri.com
کتاب نگری
www.kitabnagri.com
www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

کتاب نگری اسپیشل

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

جذوہ کا آمن

تحریر: ایس مروہ مرزا

قسط نمبر: 7

"کافی" دو مگ کافی کے لیے وہ اپنے سوگ سے مکمل نکل کر ویران انداز میں لپٹ کر لان میں بیٹھے معاز کو بھی حیرت زدہ کر گئی تھی۔

"تم نے آمن کے رویے کا کسی کو بتایا کیوں نہیں عائلہ، کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں" معاز جو ڈھلتی شام کو رات میں بدلتا دیکھنے یہاں کب سے خاموشی سے بیٹھا تھا، عائلہ کے یوں نارمل ہو جانے پر استفسار کیے بنا نہ رہ سکا۔

آخری بات اس نے آبرو اچکا کر پوچھی جس پر عائلہ خفیف سا غصیل لگی۔

"میرے دماغ میں جو بھی چلے، تمہیں کیوں تجسس ہو رہا ہے۔ آفٹر آل ہم میاں بیوی ہیں اور آمن سے جڑی کوئی بات مجھے یوں سب سے نہیں کرنی چاہیے بس اس لیے۔ اس بار آمن کو اپنا بنانے سے پہلے جانے نہیں دوں

گی "لب و لہجے میں منصوعی اچھائی ملائے وہ یہ اپنے مزاج کے برعکس جو کہہ گئی تھی یہ معاز سے رتی برابر ہضم نہ ہوا۔

وہ ہنوز اچٹتی نگاہیں لیے اسکی ان خوش فہمیوں پر افسردہ ہوا۔

"تم خود کو اتنا سستا مت کرو عائلہ، محبت زبردستی کی قائل نہیں ہوتی" معاز کا انداز بجھا ہو کر بھی سچا تھا اور وہ حسب توقع اسکی اس نصیحت پر بھنا سی گئی۔

"تم تو چاہتے ہی نہیں کہ عائلہ کبھی سکون پائے، یہ جو رات دن آہیں بھرتے ہو انہی کا اثر پہنچتا ہے مجھے۔ معاز ایک بات یاد رکھنا کہ اگر تمہاری آہ لگی تو میں سب کو برباد کر دوں گی۔ تم میرے لیے کچھ اچھا نہیں کر سکتے کیا" وہ جو اپنے مزاج کو نرم رکھنے کی اداکاری میں تھی، بری طرح تلملا کر معاز کو زہر خند لہجے سے گھائل کر گئی۔

معاز کے چہرے پر صرف دلخراش ہنسی رقصاں تھی، آج ہلکی ہلکی اسے بھی عائلہ بری لگی۔

"محبت تو کرلی ہے، اس سے مزید اچھا اس جہاں میں دوسرا کام نہیں۔ تمہاری پست زہنیت کا میرے پاس کوئی حل نہیں، میری محبت کو اپنی محبت جیسا سمجھنے کی غلطی مت کرنا" معاز کافی کا مگ زوردار طریقے سے پٹخ کر برہمی سے اٹھ کر ایک ایک لفظ جتائے تلخ ہوا اور وہ چہرے پر جتنی حقارت لا سکتی تھی سب لے آئی۔

"بڑے آئے تم محبت کے استاد، کیا تمہاری محبت ہاتھ لگائے میلی ہو جاتی ہے یا تمہیں جسم کی چاہ نہیں۔ تم ہی وجہ ہو کہ عائلہ آج تک آمن کے لیے ترس رہی ہے" عائلہ کی عادت یونہی معاز پر اپنا زہر انڈیلنا تھی اور وہ اپنی کن

پٹی چھٹنے کے خدشے سے بنا اسے جواب دیے اندر کی جانب بڑھا اور عائلہ بھی اپنے عتاب اور جلن کو باہر نکالے کچھ پر سکون ہوئی۔

ان دونوں پر امیر رئیس شاہ کی خاص نظر تھی اور وہ اب ایک ملاقات معاز سے تفصیلی کرنے کا فیصلہ لیتے ٹیرس سے اپنے کمرے کی سمت لپک گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

".ہاں میرے سانڈ کیسا ہے، اور پلین کیسا جا رہا ہے۔ دیکھ خبردار جو تو نے میری بھابھی پر زیادہ ظلم ڈھائے۔ ویسے قسم سے کب یہ منحوس بدلا ختم ہوگا اور کب میں اپنے سانڈ کے بچے دیکھوں گا" عدیل صاحب حسب معمول ابھی ہی لگتا تھا آئے ہیں اور آتے ہی اپنے یار کی درگت بنانے کال ملا دی تھی۔

دوسرا اسے بھی حکمت کے آنے کی اطلاع مل چکی تھی۔

آمن جو کچھ دیر پہلے تھوڑا اکتاہٹ میں تھا عدیل کی زندگی سے بھرپور بات پر مسکرا دیا۔

"آمن جیسا ایک ادھ آگیا تو دنیا تہس نہس ہو جائے گی، اور ابھی ایسا سب مجھ سے مت کہہ یار۔ بس ٹھیک ہوں، آج کچھ سکون سا ہے" آمن اسکی چھیڑتی کوشش کو بری طرح ناکام کر چکا تھا، وہی جلا بھنا سر دانداز۔

"آہاں سکون اور وہ بھی امیر آمن سکندر شاہ کو ارے واہ نظر نہ لگے۔ خیر مجھے خبر مل گئی تھی، حکمت مبین پاشا کی ساری جائیداد اور اسکا سارا حرام مال بھی سامنے آئے گا۔ اسکا ہر دو نمبر کام ایک ہفتے کے اندر اندر پوری تفصیل کے پاس تیرے پاس پہنچے گا۔ شہروز انکل اس وقت اس خبیث کی موت بننے کو تھے تبھی اس نے انکو انکے خاندان تک کو مٹا دینے کا منصوبہ بنایا تھا۔ مگر ان شاء اللہ اب اس کا عبرتناک انجام ساری دنیا دیکھے گی" ماضی کی ان تکلیف دہ گھڑیوں کو یاد کر کے آمن کا سینہ دہک اٹھا تھا۔

عدیل کی سمت سے بھی اچھی خبر ملی تھی مگر آمن کا قرار ابھی دور تھا۔

"ہاں ایسا تو اٹل ہے" آمن کی آنکھیں دہک اٹھیں، عدیل نے بھی گہری سانس لیے ٹیک لگائی۔

"اس چڑیل عائلہ سے بھی جلد جان چھڑوا اپنی، مجھے اتنی جلن ہے تو سوچ جذوہ بھابھی کو جان کر کتنی ہو گی۔ اور ہاں کچھ بھی غلط مت کرنا آمن، اب سارے معاملات خود ہی ہمارے ہاتھ آئیں گے۔ اپنا خیال رکھ میں پھر کروں گا کال" عدیل اسے تمام تر ہدایت سونپا کال رکھ چکا تھا اور آمن بھی اب کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

جذوہ کو کھانا لے کر آتا دیکھ کر وہ اپنے چہرے کی تلخی اور سختی کم کر کے سیدھا ہوا اور اسکی نظریں جذوہ پر گہرائی سے درج تھیں جو سر جھکائے کھانے کی ٹرے اب مودب اور خاموش سی اسکے سامنے رکھے پلٹی ہی تھی جب آمن نے نرمی سے اسکی کلائی پکڑ کر اسے بھی بیٹھایا۔

یا تو پوری موت دیتا یا پھر مکمل زندگی مگر یہ شخص جذوہ کے یونہی قطرہ قطرہ مرنے پر راضی تھا۔

"آپ کھلائیں گی اور خود بھی کھائیں" آمن نے من مانی زدہ حکم کیے جذوہ کو پابند کیا جس پر وہ اسے یوں دیکھ رہی تھی جیسے بہت زیادہ برہم ہو۔

اپنے نازک ہاتھ سے روٹی کا نوالہ توڑ کر عمدہ بنے قورمے کے سنگ وہ احتیاط سے اپنا ہاتھ آمن تک بڑھا کر رکی اور وہ اسکے چہرے کی برہمی سے لطف لیے تھوڑا آگے ہو کر نوالہ منہ میں لے چکا تھا۔

جذوہ کیا بتاتی کے وہ اس کے لیے کنیز بھی بن سکتی ہے مگر وہ چاہتی تھی آمن ظلم کے راستے سے ہٹے۔

اگلا نوالہ آمن نے اسکے ہاتھ کو اسکی سمت موڑ کر مہارت سے اس تک پہنچایا۔

دونوں کے بیچ بس آنکھوں سے شکایات ہوئیں اور کھانا ختم کر کے جذوہ برتن واپس لے کر اٹھنے لگی مگر آمن نے اس سے ٹرے نرمی سے لی اور سائیڈ ٹیبل پر رکھے جذوہ کو پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا۔

وہ اسے اس وقت نہیں دیکھنا چاہتی تھی تبھی سر جھکائے ہوئے تھی۔

"جذوہ آپ بہت الگ ہیں، عام و خاص سے یکسر جدا۔ آپ میری راہ میں رکاوٹ مت بنیں، ابھی آپ نے صرف میری نرمی دیکھی ہے۔ آپ میرے اندر کے درندے سے ناواقف ہیں، اس لیے مجھ سے ڈرنا آپ پر فرض ہے" آمن اسکی آنکھوں میں بے خوفی دیکھ کر خفا تھا تبھی اس بات کے بعد جذوہ نے تمام تر دکھ واپس اپنے چہرے پر سجا لیا۔

"کاش آپ درندے ہی بن جاتے، کر دیا ہوتا آپ نے مجھ پر قہر مسلط تا کہ اس زندگی سے میرا ناطہ چھوٹ جاتا۔ آپ نہیں جان سکتے کہ میری تکلیف کی گہرائی کیا ہے، کسی کا انتہائی ضبط آزمارہے ہیں آپ۔ ساری دنیا کہتی تھی آمن سکندر شاہ برا ہے، جذوہ نہیں مانتی تھی" جذوہ کے وجود کی حدت آمن کے حصار میں لینے کے باعث اس تک بھی پہنچ رہی تھی، وہ آمن کی آنکھوں میں دیکھ کر دردناکی سے جتا رہی تھی۔

"اور اب آپ مان گئی ہیں، ہیں نا" آمن کے لہجے میں استہزایہ سارنگ تھا اور وہ آمن کو کہنا چاہتی تھی کہ یہ مان کر بھی محبت کے ہاتھوں جھٹلانے پر مجبور ہے۔

"کیا نہیں ماننا چاہیے تھا؟" جذوہ کے لہجے میں کھرا پن تھا اور اسکے استفسار پر آمن فاتحانہ تبسم اپنے ہونٹوں پر رقصاں کر گیا۔

"آپ نے مجھے بدلے کی سیڑھی بنانے کو قبول کیا، ورنہ جذوہ آپکے آگے خاک جیسی ہی ہے۔ کیا یہ برا نہیں کیا آپ نے، محبت کو مانا بھی اور محبت کے بیچ کھیل جیسی کسوٹی لے آئے۔ یہ جانتے بوجھتے کہ میں محبت کرنا چھوڑ نہیں پاوں گی، تب بھی کھیل جاری رکھنے پر بضد ہیں" جذوہ دیوانی سی اور بدحواس سی نا جانے کیا کیا کہنا چاہتی تھی، آمن بھی اسے تادیر سننا چاہتا تھا۔

"آمن آپ سے محبت نہیں کر سکتا اس تقریر پر، آپ احسان جتا رہی ہیں یا اظہار کر رہی ہیں" آمن نے جان بوجھ کر بے رحم سوال کیے جذوہ کے چہرے پر پھیلتی کربناک لہروں کو لطف لیے دیکھا۔

"میں کچھ بھی نہیں کر رہی" بہت مشکل سے وہ رونے سے باز رکھے خود پر جبر کر رہی تھی۔

آمن نے اسکی سمت خمار سے بھرے انداز میں دیکھا۔

"آج آپ کو جسمانی تکلیف دینے کا دل چاہ رہا ہے، پورا دن کافی اریٹیٹ کیا آپ نے۔ بہت ضدی ہیں آپ، لیکن پتا نہیں مجھے بری نہیں لگتیں" آمن کے بے خود سے ارادے اور ایسی بات جذوہ کو کپکپا کر رکھ گئی تھی، آمن کی سمت ہراساں سی دیکھتی وہ اس سے نالاں تھی۔

"آپ حاکم ہیں، جہاں مرضی زخم دے دیں۔ میرا کیا ہے رو دھو کر جبر کرنا ہی مقدر ہے" جذوہ کی گالوں پر شفق پھیلی اور وہ روئی سی آواز میں بہت تکلیف میں بولی تھی۔

"آپ مجھے اپنے لیے انسان ہی رہنے دیں، ویسے جب سے آپ میرے پاس آئی ہیں ایک بار بھی مسکرائی نہیں ہیں۔ حالانکہ مجھے تو آپ دعاوں میں مانگا کرتی تھیں، دعاوں میں مانگے آمن اور اس ملنے والے جن میں فرق تو بہت پایا ہو گا آپ نے" آمن کا یک لخت نرم ہو جانا جذوہ کو بھی الجھا دیتا تھا، وہ سمجھ نہ پاتی کے اب روئے یا مسکرائے۔

وہ اسکے ہونٹوں کو چھوئے اسکی آنکھوں سے ہمکلام تھا، جذوہ تکلیف زدہ چپ میں تھی۔

"آپ نے جذوہ کی مسکراہٹ لے لی ہے جو اسکے پاس پہلے ہی مانگی ہوئی شے کی مانند قلیل تھی" جذوہ کا انداز الزام لگانے سا ہو کر بھی معصوم تھا۔

آمن کو وہ درکار تھی، محبت نہ ہو کر بھی۔

"آپ مجھ پر بھروسہ کر کے دیکھیں جذوہ" بہت نرم سی تاکید کرتا وہ کوئی اور آمن تھا، وہ اسکے ہونٹوں کی ہنسی واپس لانے کا عہد لے چکا تھا۔

"بھروسے کا معاملہ نہیں ہے یہ آمن، تکلیف میں ہوں" جذوہ نڈھال سی آمن کی شیوزدہ گال سے ہتھیلی جوڑے بے حال تھی، آمن نے اسکی کمر میں حائل بازو جکڑ کر اسے قریب کیے پیشانی پر لب رکھے۔

"دور کر دوں گا تکلیف، لیکن پہلے میری تکلیف میں کمی کی وجہ بنیں۔ جذوہ آپ وقت پر جان جائیں گی ہر حقیقت، مجھے میری آسانی دینے میں رکاوٹ مت بنیں" آمن کا ہر انداز جذوہ کی زندگی بڑھا رہا تھا، وہ اسے بکھرنے بھی نہیں دیتا تھا اور سنورنے کی سمت جاتے جاتے رک جاتا تھا۔

دونوں کرب میں تھے۔

"نہیں ہے میرے بس میں آمن" جذوہ سراپا احتجاج بنی مرجھا گئی۔

"میرے لیے آپ اتنا نہیں کر سکتیں؟" آمن اسے اس سوال کو کرتے خودغرض لگا۔

"آپکے لیے جان دے سکتی ہوں، وہ لے لیں آمن" جذوہ نے نیا مشورہ کہا اور آمن اس لڑکی کی مسلسل ایسی کیفیت سے بیزار سا ہوا۔

"جان بہت سستی چیز ہے جذوہ، وہ تو آمن اپنے دشمنوں کی بھی یک لخت نہیں لیتا آپ تو پھر۔۔۔" پہلی بار آمن کی زبان کچھ کہتے کہتے رکی، جذوہ کے دل کی دھڑکن تھم گئی تھی۔

آمن نے آنکھ چراتے ہوئے کچھ سرزد ہونے کے خدشے کو ضبط کیا۔

"کیا ہوں آپکے لیے؟ فقط مہرہ۔ یا کچھ اور بھی ہے جذوہ، بتائیں ناں آمن" وہ ٹوٹ پھوٹ سی گئی تھی، آمن کو لگا بچ نکلنے کا ہر رستہ چھوٹ سا گیا ہے۔

"آئینہ ہیں" آمن نے ان ہونٹوں کی نامرادی کو ختم کرتے ہی مہکا سا شرف دیا اور رتبہ سونپا۔

کئی آنسو جذوہ کی گالوں پر بہہ آئے۔

"یہ آئینہ توڑ دیا تو ساری زندگی اپنا عکس ڈھونڈتا رہ جاوں گا، آپ مجھے مت ستایا کریں جذوہ۔ آپکی طرح رو کر اپنا کرب ہلکا کرنے پر قادر نہیں ہوں۔ میرا کرب اور میری تکلیف میرے اندر کا لاوا دہکا کر خون جلاتی ہے۔ آپ اس تپش میں کمی کر سکتی ہیں، کریں اس تپش میں کمی۔ ثبوت دیں کہ آپکو مجھ سے محبت ہے، ثابت کریں اس رتبے کو کہ آپ آمن کا آئینہ ہیں۔ ساتھ دیں میرا جذوہ، میں بھی بہت تکلیف میں ہوں" آمن اسکے کندھے پر سر رکھے اسکے نازک وجود میں حلول ہوتے یہ سب جو کہہ گیا اس نے ایک پل میں جذوہ کے دل جکڑ لیا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted on Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

آمن کی تکلیف اسے اپنی تکلیف سے آج بہت زیادہ لگی۔

"آ۔۔۔ آمن زیادہ مت ستائیے گا۔ میں آپکے ستم پر راضی ہوں، آپ کی تکلیف نہیں دیکھ سکتی" جذوہ تو کانپ اٹھی جب اسکی اس اجازت پر آمن نے اسے پوری قوت سے گلے سے لگایا تھا۔

کیا خوب تھا یہ شخص بھی، آفرین آمن شاہ پر جس نے آئینے اور محبت کے معنی بدل کر رکھ دیے۔

"زیادہ ستانا میری مجبوری ہے جذوہ، آپ اتنا جان لیں کے حکمت پاشا آپکے احساس یا محبت کا رتی برابر لائق نہیں" آمن اسکی بھرائی آنکھیں دیکھتا اس یقین سے بولا کے جذوہ خود کچھ پل لگا پتھرا گئی ہو کیونکہ آمن کی تکلیف اسے حرف بہ حرف صادق لگ رہی تھی۔

"آپ میرا زہادہ امتحان مت لیجیئے گا آمن، ہو سکے تو سچائی مجھے جلد بتا دیجیئے گا۔ سو جائیں آپ اب، مجھے نماز پڑھنی ہے" عیشاء کی اذان کی آواز بلند ہو رہی تھی، جذوہ نے اسکی گال پر ہتھیلی سہلائے درد میں اٹ کر کہا اور آمن کے پہلو سے اٹھنے لگی جب آمن نے اسکی بازو پکڑے غائب دماغی سے روکا۔

"جی" جذوہ نے معصومیت سے پوچھا جس پر آمن نے سنجیدگی سے نفی میں سر ہلایا اور جذوہ کو آزاد کیے نوابی انداز میں ٹانگیں سیدھی کیے لیٹ گیا۔

جذوہ نے جا کر وضو کیا اور نماز ادا کرنے کے بعد اللہ پاک سے سچی راہ اور سہی راستے کو مانگا، آمن کی سمت دیکھ کر اس نے آج آمن کی تکلیف میں بھی کمی کی دعا کی۔

جب تک جذوہ نے نماز پڑھی، آمن سو چکا تھا۔

اپنے گرد چادر اوڑھے وہ جا کر پھر سے آمن کے پہلو میں جا بیٹھی، وہ ایک گہری نیند میں مبتلا تھا جو اس پر بھی جذوہ کے پاس ہونے پر ہی مہربان ہوتی تھی۔

"یا اللہ مجھے ایک بیوی اور ایک بیٹی دونوں فرائض میں بے آبرو مت ہونے دیں، آج یوں لگتا ہے ساری دنیا غلط اور یہ انسان سچا ہے۔ بابا آپ نے کیا کیا ہے آخر، آپکی جذوہ بہت مجبور کر دی گئی ہے" آمن کی نیند کا احترام

کرتی وہ اسکی پیشانی پر جھکے ہونٹوں سے حدت پہنچائے اٹھی اور وہیں آمن کے سینے پر سر رکھے لیٹ گئی، حیرت تھی کہ وہ جاگا نہ تھا۔

جذوہ کی آنکھوں کی نمی آمن کے سینے پر پہنچی تو آمن نے آنکھیں کھولیں، یوں محسوس ہوا سینے پر جلتے شعلے کو منجمد کر دیا گیا تھا۔

"مجھے آپ سے محبت ہے بابا، آپکی جذوہ آپکے لیے بہت تڑپی ہے۔ کاش میں کچھ کر پاتی، کاش آپ سے ایک بار گلے لگ پاوں۔ جذوہ آپکو بہت یاد کر رہی ہے، میرے بابا مجھے معاف کر دیں" آمن کے سینے سے لگی وہ حکمت مبین پاشا کے لیے تڑپ رہی تھی اور آمن چپ چاپ اسکی تڑپ محسوس کرنے پر اسے تھوڑے سوگ کی اجازت دے چکا تھا۔

کب سحر نے اندھیرے کو نگل لیا خبر نہ ہو سکی اور ایک دردناک سویرا نمودار ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"کرم داد کا نمبر ملاؤ" ناشتے سے پہلے ہی رئیس خالق حویلی کے لان میں خنک روی سے لطف اندوز ہوتے اپنے آدمی کو حکیمانہ انداز سے کہتے ہوئے اسکے ملائے جانے پر فون پکڑ کر نخوت پن سے کان سے لگا گئے جس پر دوسری سمت ابھی آفس آتا کرم داد کچھ محتاط ہوا تھا۔

"امیر رئیس خالق شاہ بول رہا ہوں" آواز میں کڑک اور دبنگ رنگ لیے وہ مقابل کو تھوڑا دبا دے چکے تھے اور وہ تھانیدار جانتا تھا اسکے پر کاٹنے کو ہی یہ بڑی کال آئی تھی۔

"جی جناب کہیے کیسے یاد کیا بندہ ناچیز کو" وہ بھی تو انسپیکٹر کرم داد تھا، لہجے میں خفیف سی خفگی کو ہر ممکنہ حد تک دباتے مدھم انداز میں اپنی ٹوپی اور گن میز پر رکھے آنکھیں کسی غیر مرئی نقطے پر جمائے بولا۔

"آکر ملو مجھ سے، کچھ ضروری کام ہے تم سے" امیر رئیس خالق شاہ نے ہنوز وہی لہجہ لیے حکم کیا اور مقابل کی پیشانی پر بھلے تناؤ آیا مگر وہ جانتا تھا کہ امیر رئیس خالق شاہ کی بات سے انکار اسکی نہ زندگی کے لیے بہتر تھا نہ وردی کے لیے اور اسکی فرمابرداری پر فون رکھتے امیر رئیس تفاخر سے اپنی گردن اکڑا چکے تھے۔

اس سے پہلے کے وہ اندر کی سمت مڑتے، چہل قدمی کی غرض سے اس وقت باہر جاتے معاز کو دیکھ کر رکے جو خود دادا جان کو دیکھ چکا تھا لہذا چاروناچار اسے انکی سمت آنا پڑا۔

مکمل سیاہ میں وہ اس وقت جاگنگ ڈریس میں تھا اور امیر رئیس خالق نے ایک تفصیلی نگاہ معاز پر ڈالی اور اپنے اور اسکے بیچ کا فاصلہ ہٹاتے عین روبرو آکر رکے۔

"آمن سے تمہاری ناراضگی بہت فضول ہے معاز، یہ اسکا نہیں میرا فیصلہ تھا۔ تم اس سب کو آخر کب تسلیم کرو گے" معاز جو اس وقت خود تک سے نجات چاہتا تھا، دادا جان کے اس سوال پر غائب دماغی سے انھیں یوں دیکھنے لگا جیسے اس نے انکے سوال کو سنا نہ تھا۔

"اب کس چیز کو تسلیم کرنے سے منع کر دیا ہے میں نے آغا جان، منہ سی لیا ہے۔ کریں آپ سب اپنا بدلا پورا، مجھے کسی سے کوئی شکوہ نہیں" معاز کا زندگی سے بیزار انداز اور یوں بدلے کو ایسا کمتر کہنا امیر رئیس خالق شاہ کے ماتھے پر تناو لا چکا تھا۔

"یہ بدلا ہم سب کا تھا سمجھے تم، اور عائلہ کو بھول کر اب تمہیں خود کے لیے سوچنا ہو گا۔ وہ تمہاری نہیں ہے کیا یہ بات مجھے بار بار بتانی پڑے گی، وہ تمہارے بھائی کی بیوی ہے معاز" دادا کے لہجے کی ستم ظریفی اور بے رحمی پر معاز نے شاکی نگاہ سے انکی سمت دیکھا جو دکھ کو مسلسل کرنے کا اعلان فرما رہے تھے۔

"آپ سب مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں بس یہی گزارش ہے، میں کسی سے اسکا کچھ نہیں چھین رہا۔ مجھے چپ رہنے دیں، میں نہیں چاہتا کہ آپ سب معاز کو پہلی بار پھٹ پڑتا دیکھیں۔ اجازت چاہتا ہوں" معاز ایک ایک لفظ سخت دلخراشی سے کہہ کر خود تو چلا گیا مگر امیر رئیس ضرور حقیقی فکر و اضطراب میں پیوست لگے۔

جو بھی تھا، یہ معاملہ انکو قابل توجہ لگ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ نمبر حکمت مبین پاشا کے فون پر جگمگا رہا تھا اور وہ نم ہوتی پیشانی سے اس صبح کی روشنی سے منور ہوتے کمرے میں غرقاب تھا۔

اسکا پورا وجود کپکپی میں تھا، مگر پھر حلق سے تھوک نگلتا حکمت اپنے کانپتے ہاتھوں کے سنگ فون اٹھا کر سپیکر آن کر چکا تھا۔

"دس اکتوبر کی وہ رات، یاسیت سے اور درندگی سے بھری تھی۔ تم جانتے ہو حکمت اس رات کا تھوڑا سا بدلا چکا دیا ہے میں نے۔ تمہاری بیٹی جذوہ میرے پاس ہے، میرے قریب۔ اس کے ساتھ وہی کر رہا ہوں جو تم نے اس معصوم عورت کے ساتھ کیا مگر میں تمہاری طرح بزدل نہیں کہ اپنا کارنامہ چھپانے کو موت نازل کر دوں۔ تمہاری جذوہ اب تمہارے سامنے تڑپے گی" وہ آواز، وہ کرب وہ دہشت اور وہ سوہان روح انکشاف حکمت مبین پاشا کو سالم زندہ زمین میں درگور کر گیا۔

"تم میری معصوم جذوہ کو اس بیچ مت لاو، میں ہر سزا کے لیے تیار ہوں۔ مجھے میری بیٹی دے دو" حکمت کی آنکھیں لہو سے تر تھیں اور آمن سبز لان میں کھڑا سیاہی میں اٹ کر دہک رہا تھا۔

اسے اس شخص کو سسکیاں دینی تھیں، بلکل ویسے موت دینی تھی جیسے اس نے اسکی ماں اور بابا کو دی۔

"آ کر لے لو، لیکن ایک باپ کی اولاد ہو تو اکیلے آنا۔ اگر جذوہ اس قابل بچ پائی کے تمہارے ساتھ جانے کے لائق ہوئی تو لے جانا۔ ویسے اس کے ساتھ جو میں کر چکا ہوں اسکے بعد وہ تمہارے لیے بھی کچھ خاص فرحت

بخش نہ ہو گی۔ اسکی بچی کچی عزت کے لیے تمہیں مجھ سے ہی بھیک مانگنی ہو گی" آمن اپنے لہجے میں جی بھر کر حقارت ملائے ہوئے تھا اور مقابل لگا نبضوں سے زندگی اچک لی گئی ہے۔

کئی بے مول آنسو حکمت کی آنکھوں سے بہہ نکلے، اپنی جذوہ کی اپنے باعث بربادی پر اسکا دل چاہا اپنا آپ نوچ ڈالے یا زمین میں دفن ہو جائے۔

"ک۔۔ کون ہو تم، شہروز کا بیٹا؟ اسے تو میں۔۔۔۔" کانپتی آواز کے سنگ حکمت سسک اٹھا اور آمن کا جی چاہا فون کے پار اس خبیث کا کلیجہ چبا لے۔

"اسے تو مار دیا تھا ناں تم نے، یہی۔ وہی ہوں اور اب تمہاری موت کے نام سے جانا جاتا ہوں۔ تمہیں اتنی آسان رہائی نہیں دوں گا، تمہیں تمہارے زانی اور قاتل ہونے کا پورا بدلا دوں گا۔ تمہاری بیٹی سہے گی وہ سب۔ ہر شے سود سمت" آمن کی آنکھوں میں نفرت کی تپش پوری قوت سے بیدار ہوئی اور وہ رابطہ منقطع کرتا اپنے پھٹتے دماغ کو جکڑے مڑا تو اپنے سامنے کھڑی صدمے کی حالت میں موجود جذوہ کو دیکھ کر ٹھٹکا۔

دوسری سمت حکمت اپنے دل کو جکڑتا وہیں بے جان سے انداز میں کراہنے لگا۔

___☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆___

"آمن کی جاسوسی کرنا بند کردو کرم داد، یہ میرا حکم ہے۔ وہ جو کرے گا اور جو کر رہا ہے وہ میری اجازت سے ہے" صوفے پر نخوت پن سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھے رئیس خالق اپنے سامنے سول خلیے میں براجمان کرم داد سے مخاطب تھے جو بہت سنجیدگی سے اس حکم کو ضبط کر پایا تھا۔

"یہ میرا پیشہ ہے جناب، آمن کی حرکتیں مشکوک ہیں اور اس لڑکی کے اغوا کا کیس کسی پیش رفت کو حاصل نہیں کر پا رہا۔ وہ لڑکی امیر آمن کی حویلی کے باہر سے اغوا ہوئی تھی اور میں بس شکوک وشبہات کے دائرے میں آتے ہر فرد پر نظر رکھ رہا ہوں" کرم داد اپنے پیشہ ورانہ انداز کے سنگ مصالحت سے کچھ احتیاط بھی ملائے مخاطب تھا اور وہ وافع دیکھ سکتا تھا کہ مقابل اسکی بات سے ماتھے کی رگیں تنی ہیں۔

"آمن میرا پوتا ہے کرم داد کوئی گلی کا آوارہ لونڈا نہیں جس سے تم ہر ایرے غیرے کی گمشدی پر سوال کرو گے، وہ ایک اونچے مرتبے کا انسان ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تم اسے اس فضول سے کیس میں خوامخواہ شامل کرنے کی کوشش کرو۔ کسی کی لڑکی اغوا ہو یا بہن، اس سے ہمارا کوئی ناطہ نہیں۔ آمن ایک آزاد انسان ہے اور اگر غلطی سے بھی تمہاری کسی حرکت کے باعث اسے کوئی بے چینی لاحق ہوئی تو اسکے سخت نتائج کے ذمہ دار تم ہوگے" لہجے والفاظ میں جی بھر کر سختی ملائے امیر رئیس نے صاف لفظوں میں کرم داد کو بہت اچھے سے سمجھا دیا تھا اور مقابل بوکھلائی پریشانی اور ناپسندگی بتا رہی تھی کہ اسے یہ حکم خاصا کڑوا اور کسیلا لگا ہے۔

".جی بہتر، میں دھیان رکھوں گا کہ آپ اونچے رتبے والوں کو کوئی شکایت نہ ہو مگر رئیس صاحب ایک بات میری بھی سن لیں" مسلسل جو رعب اور دبدبا سہہ رہا تھا آخر کار جرت کیے اٹھ کھڑا ہوا اور امیر رئیس خالق شاہ کی رگوں میں ایسی اکڑ پر شرارے پھوٹے۔ وہ اسے خون آشام انداز میں گھور رہے تھے۔

"وہ لڑکی جہاں بھی ہے میں بہت جلد پتا لگواوں گا، اور پھر جو اس میں ملوث ہو گا وہ بھلے اونچے رتبے کا ہی کیوں نہ ہو میرے شکنجے سے نہیں بچے گا۔ چائے کے لیے شکریہ" کرم داد بھلے دل سے ان اونچی پہنچ والوں سے خوفزدہ تھا مگر یہ کیس اب اسکو ضد زیادہ لگا۔

امیر رئیس خالق شاہ نے اس انسپیکٹر کی کھلتی زبان کو لگام دینے کا طریقہ سوچ لیا تھا تبھی وہ اسکے جاتے ہی منہ پر بگھاڑ سجائے فون ملا چکے تھے۔

ممکن تھا کرم داد کا تجسس اب راہ میں ہی رہ جانے والا تھا کیونکہ اسکی بولتی بند کروانا بھی رئیس شاہ کو ضروری لگا تھا۔

___☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆___

"آمن مجھے بتادیں، آپ جانتے ہیں ادھورا سچ زیادہ جان لیوا ہے" اس وقت وہ جذوہ سے نظریں ملائے بنا اندر چلا آیا تھا اور جذوہ جو سن چکی تھی وہ اسے سولی پر لٹکائے ہوئے تھا تبھی وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی بے دردی سے چادر زمین پر پھینکے سرخ جلال میں دہک اٹھا۔

جذوہ جو دلخراش سی اسکی پشت گھورے سوال کر رہی تھی، آمن کی سرخ آنکھیں دیکھ لیتی تو منہ سی لیتی۔

"آمن مجھے دیکھیں پلیز، بابا نے مڈر اور ری۔۔۔۔ ریپ کیا۔ ک۔۔۔ کسکا" جذوہ نے آمن کی آخری بات سن لی تھی اور یہ انکشاف پہلے ہی اسے زندہ در گور کر گیا اوپر سے آمن کی سوگوار چپ جذوہ کو سیدھا سبھاو مار رہی تھی۔

"جذوہ یہاں سے جائیں اس وقت" آمن کی گہری کھائی سے ابھرتی آواز پر جذوہ روئی سی تھکے انداز میں چلتی ہوئی مقابل آئی اور اس وقت دونوں کی آنکھیں دہکتے کوئلے کو مات دے رہی تھیں۔

"آپ کا ساتھ دوں گی آمن، لیکن مجھے سولی سے اتار دیں۔ بابا میرے ایسا نہیں کر سکتے، پلیز آمن۔۔۔" ایک تو وہ جذوہ سے فرار چاہتا تھا اور اوپر سے اسکے سوال آمن کا دماغ پھاڑ رہے تھے۔

وہ ہیجانے انداز میں اپنا سر پکڑے دھاڑا، وہ ٹھیک نہیں تھا اور جذوہ سہم کر دو قدم دور ہٹی۔

"آمن میں آپ کو اس حالت میں چھوڑ نہیں سکتی، مت بتائیں مگر خود کو تکلیف نہ دیں" جذوہ پھر سے کانپتے ہاتھوں سے آمن کا جبر زدہ چہرہ دیکھتی قریب ہوئی اور دونوں ہاتھوں سے آمن کا تنا سرخ چہرہ تھامے تاسف سے بولی اور وہ اس پر چیخنا چاہتا تھا۔

"جذوہ آپ کیوں آئی تھیں باہر، کیوں سنی آپ نے میری باتیں۔ جواب دیں" وہ جو اسے سنبھالنے کی کوشش میں تھی، خونخوار ہو کر آمن کے پوچھے استفسار پر سکتے میں غرق ہوئی کیونکہ وہ اسے بازووں سے پکڑے باقاعدہ جنجھوڑ کر غرایا تھا۔

"ن۔۔۔ناشتے کا کہنے آئی تھی" جذوہ نے ڈرتے ہوئے بتایا اور آمن کے زوردار طریقے سے دیوار کو پنچ مارنے پر جذوہ کانپ اٹھی۔

آمن کے ہاتھ سے خون کی لکیر پھوٹ پڑی اور اس سے پہلے کہ جذوہ تڑپ کر اس کا ہاتھ تھامتی، آمن نے ایک تیر نگاہ ڈالے جذوہ کے قدم اور حرکت قلب پتھر کی۔

"آمن مت کریں خود کے ساتھ، بیٹھیں یہاں" جذوہ کو اس وقت کسی خطرناک ردعمل کی پرواہ نہ تھی تبھی وہ بہت کرب سے آمن کا ہاتھ پکڑے بیٹھائے سائڈ ٹیبل پر رکھے فسٹ ایڈ باکس سے بینڈیج اور کاٹن نکال کر آمن کے پاس آکر بیٹھی جو سخت تکلیف سے جذوہ کو تپش پہنچاتے انداز میں دیکھ رہا تھا۔

"آپ مجھے کہتے ہیں آپکا اعتبار کروں، لیکن آپ جذوہ پر اعتبار نہیں کر رہے۔ آپ تکلیف میں ہیں، میں بھی ہوں۔ کہیں آمن، اپنے اندر کا سارا زہر نکال دیں۔ آپ پر جذوہ قربان ہو جائے گی، ہر جبر اٹھالوں گی مگر اپنی اور میری تکلیف کم کر دیں" جذوہ جو بہت احتیاط سے خون صاف کیے بینڈیج لگا رہی تھی سر اٹھا کر دیکھا تو وہیں پتھر ہوئی۔

آمن جسے لوگ سنگدل کہتے تھے، اسکی آنکھوں میں نمی تھی۔

جذوہ نے گھبرا کر آمن کا چہرہ چھوا، اور آمن نے اس لڑکی کو دیکھا جو آج اپنی نہیں اسکی تکلیف پر نڈھال تھی۔

"آپ ساری دنیا سے تھک ہار کر

میری گود میں سر رکھ کر رولیں
میں آپکو طعنہ نہیں دوں گی آمن کہ "مرد روتا نہیں"
میں آپ پہ ہنسوں گہ نہیں کہ "مرد ہو کے رو رہے ہیں"
آپکے بالوں میں انگلیاں پھیر کے اپنے پوروں سے
آپکے دکھ سمیٹوں گی
آپ کی آنکھ سے بہنے والے دکھ میں اپنی ہونٹوں سے چن لوں گی
میں آپکو بتاؤں گی کہ میں خوش قسمت ہوں کہ
جسے ساری دنیا پتھر دل کہتی ہے اس کا دل کس قدر نرم ہے یہ صرف میں جانتی ہوں
آپ میری گود میں سر رکھ کف
ٹوٹ کے بکھر بھی جائیں تو
میرا وعدہ ہے میں آپکو اپنی محبت سے جوڑ دوں گی

میں آپکو کبھی ٹوٹنے نہیں دوں گی" آمن کو بہت نرمی سے خود میں سموئے وہ اسے ایک پل میں پر سکون کر گئی، وہ بھی اپنی دکھتی آنکھیں موندے جذوہ کے پہلو میں سمٹ گیا اور اگلے ہی پل وہ اسے لٹائے اس کے تھکے چہرے پر جھک کر عہد کی پاسداری کرنے لگی۔

"جذوہ آپ میری تکلیف تک نہیں پہنچ سکتیں" آمن کی گرم دہکتی سانسیں چنتی وہ خود درد میں تھی، اسکے ماتھے پر محبت سے مسیحائی تاثیر عطا کرتی وہ خود بھی جان گئی کہ اسکی تکلیف آمن کے آگے بہت حقیر ہے۔

"آپ مجھے یہ حق دیں آمن، وعدہ کرتی ہوں آپکی ہر تکلیف مٹا دوں گی۔ کہتے ہیں محبت میں بہت طاقت ہے، کیا آپکو جذوہ کا اپنے پاس ہونا پر سکون نہیں کرتا۔ آمن آپ کو جذوہ نے اپنی روح تک حلول کیا ہے، آپکا آئینہ آپ سے بہت ناواقف ہے۔ آئینے کا مطلب جانتے ہیں آپ، کہ آپکا مجھ سے کچھ چھپانہ ہو۔ مجھے بتائیں کیا دکھ ہیں آپکو۔ آپکے لیے جان بھی دے دوں گی، اللہ سے دعا کی ہے وہ مجھے سچ کو برداشت کرنے کی ہمت دیں۔ اتنا سب جذوہ سہتی آئی ہے، مزید بھی سہہ لے گی" جذوہ اسکے بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیرتی آسودگی سے باری باری آمن کی شعلے جیسی تپتی آنکھیں چومتی مان سے بولتی چلی گئی اور آمن کا دل اس وقت اس لڑکی کے سوا ہر شے بھول جانے کا کیا۔

کیوں وہ جذوہ کے آگے ہلکان ہو رہا تھا، اسے خوف تھا کہیں اسے اس لڑکی سے ہرگز محبت نہ ہو۔

آمن کی سلگتی چپ پر مقابل سبز جھیلوں میں عجیب وحشت اور خالی پن اتر آیا تھا۔

آمن نے درد دیتے وجود کو سکون دینے کے لیے جذوہ کے نازک سے وجود کو بانہوں میں لیے اسکے مہکتے بالوں پر اپنے لب رکھ کر لمبی سانس کھینچ کر اس کی خوشبو اپنے اندر اتاری تھی، روح میں سکون اترتا چلا گیا تھا۔

"جذوہ مجھ میں وہ سب بتانے کی ہمت نہیں ہے، میں اگر مسمار ہو گیا تو آپ سے یکجا نہیں ہو پاؤں گا" ہنوز گرفت برقرار رکھے جذوہ نے آمن کے سینے پر رکھے سر کو اٹھا کر اسکے چہرے پر درج درد کو دیکھا۔

"آم۔۔۔۔ من" وہ مکمل نہ کر پائی۔

"ششششش۔۔۔۔" گلابی ہونٹوں پر نرمی سے قفل باندھ دیا گیا۔ وہ پر سکون ہوئی تھی تو دہکتی قربت کا احساس ہوا تھا، یک لخت وجود پگھلنے لگا تھا۔

جذوہ نے بوکھلا کر اس نے دور ہٹنا چاہا تھا مگر فرار پر گرفت اور سخت ہوئی تھی، جذوہ کے گال حیا کی سرخی سے دہک اٹھے تھے.

"آپ کی ساری باتیں بھلے آمن جھٹلا تا رہے مگر یہ سچ ہے آپ کے قریب سکون کی جھلک دیکھائی دیتی ہے، ابھی میں آپ کو سب بتانے کے لیے تیار نہیں مگر جلد بتا دوں گا" آمن اسکی پیشانی سے ہونٹ جوڑے جذباتیت سے اپنی بے بسی کہہ گیا اور جذوہ کی محویت پر آمن اسکی گال پر ہاتھ سہلائے تھوڑا ریلکس لگا۔

"ٹھیک ہے، جیسا آپ چاہیں" جذوہ نے جبراً ہامی بھر لی اور آمن اسے بس دیکھنے پر اکتفا نہیں چاہتا تھا، وہ آمن کی سمت سے یک لخت بڑھتی قربت پر آسودگی سے آنکھیں موند لیتی تھی جیسے اسے بھی یہی سب درکار تھا۔

"بھوک لگ رہی ہے، ناشتہ ہمارا انتظار کر کر تھک گیا ہو گا۔ چلیں" کچھ دیر وہ خود کو آمن کے حوالے سونپ کر اسے بہتر پاتے ہی اسکی گال سہلائے زخمی سا مسکرائے بولی اور آمن نے سر کو جنبش دیے جذوہ کی زخمی مسکراہٹ کی مسیحائی بہت پر وقار انداز میں کی اور دونوں ساتھ ہی ناشتے کے لیے باہر نکلے۔

__☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆__

"بہت دکھ کی گھڑی ہے حکمت صاحب، جوان بیٹی کا غائب ہونا ایک باپ کے لیے بہت سوہان روح درد ہے۔ ہم اپنی پوری جان لگا رہے ہیں، ان شاء اللہ جذوہ بہن کو ہم جلد بازیاب کروالیں گے" اپنے آنسو اپنے بدبخت دل میں اتارتا مخدوش حال کو آیا حکمت سامنے بیٹھے کرم داد کی کھوکھلی تسلئ پر حلق کے بل چلانا چاہتا تھا۔

"آپکی کسی سے دشمنی؟" ضبط کے دہانے پر فائز حکمت مبین پاشا بمشکل سانس لیتا سوگوار تھا اور کرم داد نے ایک جانچتی نگاہ اس پر ڈالے ایک بار پھر استفسار کیا۔

حکمت کی انگارہ آنکھیں درد کی آمجگاہ تھیں۔

"ن۔ نہیں۔ تم اس وقت ہم سے آکر ایسے سوال مت کرو۔ ورک دیکھاو، یوں کھوکھلی تسلیاں نہیں چاہیں مجھے۔ میری بیٹی چاہیے مجھے سنا تم سب نے" کرم داد کی تسلی کو چولہے میں جھونکتا حکمت اس وقت درد سے پھٹا تھا، وہ جس کرب میں سلگ رہا تھا اسکا یہ ہیجانی روپ فطری تھا۔

آنکھیں تھیں کہ کسی ماتم کدہ کا روپ دھار چکی تھیں۔

کرم داد بھی تلملا کر تنبیہی انداز میں بھڑکتے حکمت کے اٹھتے ہی نشست چھوڑے اٹھا اور اپنی سمت حکمت کی آنکھیں اسے وارننگ تھیں۔

"دیکھیں حکمت صاحب معاملہ بہت ٹیڑھا ہے، ممکن ہے یہ کوئی خاندانی دشمنی ہو۔ آپ ہم سے کاپریٹ کریں گے تبھی ہم ورک کر پائیں گے۔ ہو سکتا ہے وہ خود کسی کے ساتھ بھاگ گئی۔۔۔" کرم داد تمام تر پیشہ ورانہ انداز میں لپٹا حالات کی نزاکت کے مطابق چل رہا تھا مگر آخری بات محتاط طور کے باوجود کہتا رکا کیونکہ حکمت نے آگ برساتی نگاہوں سے اسے یوں لتاڑا کہ اسکے سفید چہرے کا رنگ بہت واقع ہوا۔

"نکلو یہاں سے تم لوگ، تم لوگ صرف تماشا دیکھتے ہو۔ ہم لوگ کس اذیت میں ہیں اسکا ذرا احساس نہیں اور آکر چسکے لے رہے ہو۔ نہیں چاہیے مجھے تم جیسے کاہلوں کی مدد اس لیے دفع ہو جاو، میں خود ڈھونڈوں گا اپنی بیٹی کو" حکمت ہتھے سے اکھڑ کر دھاڑا تھا یہاں تک کہ کچھ دور کھڑی نوری تک سہم گئی۔ گل جان کو تو ہوش ہی نہ تھا، وہ تو جان اور ہمت سب ہار رہی تھیں۔

کرم داد نے آنکھوں میں اس ہتک آمیز رویے پر حقارت سجائی اور مونچھ کو تاو دیتا اس بندے کی خوفزدہ تہس نہس ہستی پر اچٹتی نگاہ ڈالتا اپنے آدمیوں کو اشارہ کرتے ہی باہر لپک گیا جبکہ حکمت مبین پاشا نے کانپتے ہوئے جھرجھری لی۔

"مجھے جانا ہو گا، ورنہ وہ مردود میری جذوہ۔۔۔۔ آہ جذوہ میری معصوم جذوہ اپنے اس بدبخت باپ کو معاف کر دینا" حکمت بھرائی آنکھوں سے غیر مرئی نقطے کو ٹٹولتا اپنے بال نوچتا خود کو واپس صوفے پر لڑھکا گیا۔

"تمہارے بابا تمہیں بچانے آ رہے ہیں جذوہ، کل مجھے موت بھی مل جائے تو قبول ہے۔ اللہ کسی کو مجھ سا باپ نہ دے۔ سہی کہتے ہیں ایک مرد اپنی جوانی داغ دار کر کے اپنی بیٹی کو زندہ در گور کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔ پر مولا جذوہ اس کی م۔۔۔ مستحق نہ تھی۔ میری جذوہ میری معصوم گڑیا" کانپتے ہونٹوں سے جرم کا اعتراف ہوا اور نوری کو لگا آسمان اسکے سر پر گرا تھا، دیوار کی اوٹ میں بمشکل سہارا لیے ہوتی وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے کرب ناک روئی۔

قیامت اتر رہی تھی، کل کھیل کا باقاعدہ آغاز تھا۔

بدلے کی منفرد کہانی کا پہلا باب کل تکمیل کو پہنچنے کو تھا۔

نوری تو روتی ہوئی سمٹ کر وہیں فرش پر ڈھے گئی، اسکی سانس تک رو دی۔ اسکی آنکھیں جذوہ کے اجڑنے پر سوگواری میں ممکن تھا بصارت تک کھو دیتیں۔

___☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆___

وہ کل کے لیے بہت متحرک تھا، کل اسکے سینے میں لگی آگ میں تھوڑی سی کمی کا وقت تھا۔

شراب کا گلاس پکڑے وہ گلاس کے گرد پتھر سی ہاتھ کی گرفت کیے حقارت سے کوئی خونخوار بھیڑیا معلوم ہو رہا تھا۔

گہری شام، ہلکی رات سے بغل گیر ہو رہی تھی اور ٹیرس پر آمن کو حرام شے پیتا دیکھ کر جلتی جذوہ اس شخص کی تکلیف میں کمی کے لیے دعا گو تھی۔

"میں برا نہیں تھا، لیکن میرے ساتھ ہوئے برے نے مجھے انسانیت کے درجے سے ہٹا دیا مما۔ شاید میں کب کا مر جاتا مگر آپکی فلک بوس کو ٹکراتی چینخیں میرا اندر کاٹ کر درد دیتی ہیں۔ آئی ایم سوری مما، لیکن کل سے آپکے مجرم کی زندہ درگوری کا وقت شروع ہو گا۔ اسے سنگسار خود آمن کرے گا۔ آپ کی اور بابا کی موت کا مجرم کل یہاں آئے گا اور میرے لیے اس حرام وجود کے لیے کوئی رحم نہ ہو گا۔ آپ کی بے آبرو ہستی کا حجاب آپکا آمن واپس دلائے گا" سرخ آنکھیں، بکھرا اور اجڑا آمن سکندر دل تک زخمی تھا، ماں کی اذیت اسے ایک پل سکون لینے نہ دیتی تھی۔

یہ ہاتھ میں پکڑا شراب کا کلاس وہ پوری قوت سے زمین پر مار کر اس قوت سے دھاڑا کہ ہر زرہ کانپ اٹھا، حتی کہ جذوہ کی آنکھوں سے اس شخص کی خود کو اذیت دیتی اس حالت پر کئی آنسو ٹوٹ گرے۔

آمن خود کو ابھی مزید اذیت دیتا مگر کچھ فاصلے پر میز پر رکھا اسکا فون آغا جان کے نام سے جو آواز دے رہا تھا یہ آواز تک آمن کے دماغ میں ہتھوڑے کی طرح لگ رہی تھی۔

اپنے سرخ ہوتے چہرے کو نارمل کرتا وہ لمبی سانس کھینچے فون تک پہنچا اور چہرے پر ازلی سفاکیت سجائے کال ریسیو کی۔

دوسری سمت ملازم سے چائے لیتے امیر رئیس اپنی ریلنگ چیئر پر بیٹھے ملازم کو جانے کا اشارہ دیتے کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھے خوشگوار انداز میں متوجہ ہوئے۔

"آمن کل رات حویلی آنا ہے تمہیں، چھوٹے سے جشن کو ہمارے ساتھ منانے کی بھی ضرورت ہے تمہیں۔ ویسے بھی کل تمہاری بیوی کی سالگرہ ہے اور میں چاہتا ہوں تم گھر کی اس خوشی میں ہمارے ساتھ موجود ہو" آمن جو اس وقت ایسے کسی حکم کو ہرگز نہیں چاہتا تھا، اس ناپسند مانگ پر سختی سے اپنے جبڑے بھینچ گیا۔

جانتے بوجھتے کہ وہ عائلہ کو ٹکے کی عزت نہ دیتا تھا پھر بھی آغا جان اسے اس معاملے میں گھساتے تھے اب یہ بات آمن کو طیش دلانے لگی تھی۔

"آغا جان کام پورا ہونے سے پہلے مجھ پر ہر جشن حرام ہے، آپ مجھے اس سب سے فی الحال دور رکھیں۔ مجھے عائلہ سے اور اسکے اس خاص دن کے ساتھ کوئی لگاو نہیں" راکھ سا آمن کا انداز بھانپ لیا گیا تھا تبھی مقابل برہمی سی تھی۔

مگر آمن کو آنا ہی تھا، وہ معاذ کی غلط فہمی کو پہلی فرصت میں ہٹانا چاہتا تھا مگر عائلہ کا نام اسے سخت ناگوار لگا۔

"آمن تم میرے حکم کو ٹالنے کا اختیار نہیں رکھتے، کام تو اب پورا ہو گا ہی مگر میں نہیں چاہتا کہ ان خبیث لوگوں کے باعث میں اپنی حویلی کی کسی خوشی پر ادھورے پن کو برداشت کروں۔ شام تک پہنچ جانا اور رات تم یہیں

رکو گے۔ اور ہاں مجھے انکار کرنے کا سوچنا بھی مت، آ کر عائلہ کے ساتھ ساتھ معاذ کو بھی کچھ وقت دو" امیر رئیس خالق شاہ کا لہجہ سخت اور اٹل تھا اور آمن نے اکتاہٹ کے سنگ جبڑے بھینچے ہٹ دھرمی سے سر ہلائے سرخ آنکھوں سے کٹی کال کو گھورا اور میز پر فون پٹخ کر کرسی پر گرنے کے انداز میں بیٹھا۔

جذوہ اپنی درد دیتی آنکھیں رگڑنے کے بعد آمن کے پاس آنے کے لیے ٹیرس سے دوسری سمت چل دی۔

__☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆__

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Kitab Nagri

Posted on Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

"نوری کیا ہوا ہے؟ نوری کب سے روئے جا رہی ہو۔ کچھ بتاؤ" بہرام کا دل تو نوری کی تباہ ہوتی حالت پر ہی ہراساں تھا مگر نوری گھر کی راہداری پر بنے بینچ پر دونوں ہاتھ منہ پر رکھے سخت روتی جا رہی تھی۔

"س۔۔۔ سب ختم ہو گیا، ج۔۔۔ جذوہ آپی۔ وہ۔۔ انکے بابا کسی سے کال پے بات کر رہے تھے۔ میرے منہ میں خاک، انکو۔۔۔۔۔۔۔۔" نوری کی آواز آنسوؤں سے بھیگ کر لرز اٹھی اور بہرام پھٹی آنکھوں سے اپنے ٹھیس زدہ سینے پر ہاتھ جکڑے پتھر ہوا۔

اسے لگا اب وہ زندہ نہیں بچے گا۔

"نوری، خدا کے لیے بتاو کیا سنا تم نے؟" کانپتی آواز کے سنگ بہرام نے نوری کا چہرہ اپنی سمٹ موڑ کر تاسف سے پوچھا جو اسکے یوں پوچھنے پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"کوئی بدلا تھا ب۔۔۔ بہرام، میری آپیا کسی منحوس کی درندگی کا شک۔۔۔۔ شکار۔۔۔۔" اس سے زیادہ نہ نوری کی زبان ادا کر سکی نہ بہرام کا اتنا حوصلہ تھا کہ وہ سن پاتا۔

"یا اللہ نہیں، اتنی بڑی سزا نہیں۔ یہ کیا کر دیا میں نے۔۔۔۔۔۔ یہ کر دیا بہرام کمبخت، تو نے کیا کر دیا" بہرام کی آنکھیں درد سے پھٹ گئیں، نظر روتی ہلکان نوری پر گئی تو مزید دلخراش ہوئی۔

آسمان کی سمت نگاہیں لگائے بہرام نے حقیقت میں اپنی آج موت مانگی۔

"بہرام" نوری نے پاس سے اٹھ کر غائب دماغی سے باہر کی سمت جاتے بہرام کو پکارا مگر وہ اسکی صدا ان سنی کرتا نظروں سے اوجھل ہوا اور نوری پھر سے رو دی۔

وہ جو لڑکھڑاتا ہوا باہر تک پہنچا تھا، چال میں ماتم تھا۔ گھن کھایا زینہ بنے وہ کسی پتھر کی ٹھوکر پر سڑک پر جا گرا۔

رات اس پر قہقہے لگاتی ہوئی اسے کوسنے لگی اور وہ اپنا سر پیٹتا ہوا ہلکورے لیے رونے لگا۔

"موت آئے تجھے بہرام، یہ کیا کیا تو نے زلیل انسان۔ کیسے معافی ہو گی اب ت۔۔۔۔ تیری۔ جہنم میں جلے گا تو۔ یہ کیا کر دیا آپ نے آمن سائیں، اس کھیل میں مجھے مفت کا مجرم بنا کر اچھا نہیں کیا آپ نے" اسکی آہ و بکا سننے کو اس وقت وحشت اور تاریکی تھی، وہ وہیں سر کے بال جکڑے کوکتا ہوا کوئی مخدوش پاگل لگا۔

گناہ تو اس سے ہوا تھا، اور اس گناہ کی تپش ممکن تھا جلد بہرام کو جلا کر راکھ کر دینے والی تھی۔

___☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆___

"آپ کی جلن اور تکلیف میں کمی پر قادر نہیں مگر آپ مجھے اتنا غیر مت کریں آمن۔ اندر چلیں پلیز یہاں بہت ٹھنڈ ہے" کئی بار وہ اسے اندر جانے کا کہہ چکی تھی مگر وہ شاید اب ٹھنڈ حاوی ہونے پر اپنے اندر کی آگ میں کمی کی کوشش میں تھا۔

جذوہ نے اسکے قدموں میں بیٹھ کر اسکے مضبوط ہاتھ کو تھامے ان تباہ اجڑی آنکھوں میں دیکھتے گزارش کی۔

"یہ ٹھنڈ نہیں ہے جذوہ، یہ قہر ہے۔ وہ قہر جو صرف مجھے دیکھائی دیتا ہے اور محسوس ہوتا ہے۔ آپ جائیں سو جائیں جذوہ، مجھے جلنے دیں کچھ اور" آمن اپنا ہاتھ چھڑوائے بلاوجہ خفا ہوئے کرب سے بھاری آواز میں بول کر اسکی گزارش بے رحمی سے جھٹک گیا تھا۔

"آمن آپ جو کہیں گے میں کرنے کو تیار ہوں، یہاں تک کے اپنے۔۔۔ اپنے بابا کے ساتھ ہر برا سلوک بھی، لیکن اس سے پہلے آپکو مجھے۔۔۔۔۔۔" جذوہ خود یہ سب درد میں مبتلا کہنے میں کامیاب ہوئی اور آمن کے چہرے کا درد یک لخت نفرت اور اشتعال بنا۔

"آپ بنا کچھ جانے بھی ایسا کرنے پر مجبور ہیں جذوہ، سنا آپ نے" آمن کٹھور پن سے اسے جلا دیتے انداز سے حکم سناتے ہی اسکو جھٹک کر اٹھا۔

شام سے اب تک اس نے نا جانے کتنا زہر پیا تھا کہ اسکی سانسوں کے ساتھ اسکے وجود سے بھی شرابی ہونے کی ترجمانی ہو رہی تھی۔

جذوہ اٹھ کر اس تک پہنچی جو لگتا تھا آج گر کر فنا ہو جائے گا، جذوہ نے یک لخت آمن کو گرنے سے بچانے کو سنبھالا۔

یہ زہر اسے راس نہ تھا، بھلے شراب اسے چڑھتی نہ تھی مگر اسکے وجود سے سارا چھپا کرب اسکے چہرے پر دھر دیتی اور وہ ٹوٹ جاتا تھا۔

جذوہ اسے تھام کر کمرے تک لاتی ہانپ چکی تھی، وہ اک ان کہے درد میں تھا۔

جذوہ نے اس پہاڑ جیسے شکستہ آمن کو لا کر بیڈ پر بیٹھایا اور تکیہ درست کرتی ہٹی مگر آمن کھڑی جذوہ کی کمر کے گرد بازو لپیٹے کسی ٹوٹے بچے کی مانند اسکا دامن تھامے لپٹ سا گیا۔

جذوہ کو آمن ایسے بکھرا بلکل قبول نہ تھا، بے جان سی وہ آمن کے سر پر جھک کر لب رکھے اسے اپنی گرفت دیے خود بھی روہانسی ہوئی۔

"آپ یہ حرام چیز مت پیا کریں، آپکو لگتا ہو گا کہ یہ زہر آپکو سکون دیتا ہے مگر حقیقت میں یہ آپکو توڑ دیتا ہے۔ آمن یہاں دیکھیں اسے مت ہاتھ لگایا کریں، کتنی جان لیوا حالت کر دی ہے اس نے آپکی" نرمی سے کسی بچے کو ٹریٹ کرنے کی طرح وہ خود سے لپٹے آمن کا چہرہ اٹھائے جھک کر اسکی پیشانی پر لب رکھے ہدایت کر رہی تھی اور وہ خود سے لاتعلق بس جذوہ کا دامن تھامے اپنی کرب ناک آنکھیں موندے ہوئے اکھڑے سانس لے رہا تھا۔

"یہ نہ ہو تو آمن اپنی جان لے لے جذوہ" دبی سی آمن کی آواز پر جذوہ نے اپنی کمر کے گرد آمن کی بازو اور پیٹ سے سر جوڑے آمن کا چہرہ خود سے الگ کیا اور خفاسئ آمن کو آہستگی سے پکڑے اسکا سر تکیے پر رکھے لٹاتی اسکی ٹانگیں احتیاط سے اوپر کیے بے جان ہوتے آمن کے پاس خود بھی لیٹی اور اسکے لیٹتے ہی آمن نے بند آنکھوں سے ہی اسکی سمت کروٹ بدلے اسکے وجود کو گرفت میں لیے اپنا چہرہ جذوہ کی گردن میں چھپایا اور وہ خود اس اتنے بڑے بکھرے آمن کو کیسے سمیٹے یہ سوچتی ہلکان ہوئی۔

"آمن آپ اسکی سمیل میں سانس کیسے لیتے ہیں، پلیز دوبارہ آپ یہ گندی چیز اپنے ہونٹوں سے نہیں لگائیں گے" جذوہ جانتی تھی وہ اسے سننے کے ساتھ ساتھ محسوس بھی کر رہا ہے تبھی اسکے چہرے سے چہرہ لگائے بمشکل سانس لیے بول پائی۔

"آپ مجھے آرڈر نہیں کر سکتیں جذوہ" وہ بول کر اپنی حدت زدہ سانس سے جذوہ کو ٹف ٹائم دے رہا تھا اور جذوہ اس وقت صرف آمن کی تکلیف میں کمی چاہتی تھی۔

"آپ نے اسے نہ چھوڑا تو میں آپکے قریب نہیں آوں گی" جذوہ کا دلبرداشتہ ہو کر یہ کہنا آمن کی تھکی سرخ آنکھیں وا کر چکا تھا، اتنے پاس جذوہ کو دیکھنا اسے صرف سکون دے رہا تھا۔

"آپ قریب نہ آئیں تو مر نہیں جائے گا آمن" آمن ستم ڈھاتے انداز میں اپنے ہاتھ کی پشت سے جذوہ کا چہرہ سہلائے عجیب سا انداز لیے اترایا اور جذوہ نے نمی بمشکل آنکھوں میں روکی۔

"لیکن جذوہ مر جائے گی" وہ بے بسی سے ٹوٹی تھی، آمن کو لگا یہ لمحہ اسکی شکستگی کا توڑ ہے جب جب یہ لڑکی اسکے پاس اپنی رضا سے آتی ہے۔

"آمن سکندر شاہ پر بھروسہ مت کریں جذوہ، وہ مار بھی دیتا ہے" آمن کی آنکھوں کی دلسوز نمی جذوہ کا سانس لینا کٹھن کر رہی تھی۔

آمن کا جسم آگ سا تپ رہا تھا، جذوہ نے قریب ہو کر خود ہی آمن کی بے رحم دوری ختم کی۔

اور دونوں سمت شدت ایسئ تھی کہ یہی دو مرتے لوگوں کی زندگی کا وسیلہ تھا، جذوہ اپنے وجود کو آمن کی گرفت میں دیے بھی کسی سلگتے درد میں تھی۔

"مجھے اپنا عادی بنانا چاہتی ہیں ناں جذوہ، تاکہ چاہ کر بھی آپکو خود سے دور نہ کر پاوں۔ سسکتا اور تڑپنا دیکھنا ہے کیا مجھے، مجھے کیوں ہے یہ آپکی طلب، مجھ سے بے طلب پر آپ ستم ہیں جذوہ۔ کیوں سکون بنتی ہیں میرا، مجھ بے سکون پر عذاب ہیں آپ سن لیں" وہ ہوش میں نہیں تھا اور تکلیف سے بڑبڑاتا جا رہا تھا، جذوہ تو بس اسکی آنکھوں سے تڑپ رہی تھی جنکی تکلیف میں کمی پر وہ قادر نہ تھی۔

"آپ میری محبت ہیں آمن، میرے محرم بھی ہیں۔ میرے سر کا اصل سائبان" جذوہ اسکے چہرے کے قریب جاتے ہی اپنے ہونٹوں کی پہنچ تک آتے آمن کے چہرے پر لب رکھے پوری سچائی سے بولی تھی اور وہ سر اور وجود کی ٹھیسوں پر کراہنا چاہتا تھا۔

"جذوہ آپ میری آسانی ہرگز نہیں ہیں" آمن صاف صاف اسکے وجود سے منکر ہوا، وہ ٹھنک نہیں تھا۔

"مجھے بتائیں کیسے کروں آپکے درد میں کمی، مت تڑپائیں کم از کم اپنے معاملے میں تو امتحان مت لیں" جذوہ اسکے رخ پھیر لینے پر بے جان سی ہوئے اٹھ کر آمن کی پیشانی پر دست شفا پھیرتے ساتھ ہی دہکتا کرب کم کرنے کو لب رکھ گئی۔

آمن نے درد سے چور ہوئے آنکھیں میچ لیں۔

"آپ مجھے تھکا رہی ہیں جذوہ" جذوہ کے ہونٹوں کی ٹھنڈک اپنی گال پر محسوس کیے وہ بجھی سی تاکید کر رہا تھا۔

"نہیں، تھکن مٹا رہی ہوں" جذوہ نے اداسی سے کہہ کر آمن کی شہہ رگ پر لب رکھے اور وہ اسے پٹخ دینا چاہتا تھا، وہ کچھ بہتر محسوس نہیں کر رہا تھا۔

"جذوہ دور رہیں فی الحال" آمن اسے سختی سے ہدایت کرتا خود پر سے ہٹاتا فرار کیے اٹھ بیٹھا، شاید آج اسے بھی خوف لاحق تھا کہ وہ کچھ کر گزرے گا۔

آمن کے اٹھ کر رخ موڑ لینے پر جذوہ نے اپنی باہیں آمن کے گرد پھیلائے اسکی کمر سے سینے پر قفل کیں اور اسکی پشت پر لب رکھے ساتھ ہی سر رکھے لپٹ گئی۔

"آپکو آرام کی ضرورت ہے آمن، مت فرار حاصل کریں۔ آپ حکم کریں بس، جذوہ صرف آپکی ہے اور صرف آپکے لیے ہے" جذوہ کی سماعت میں پڑتی بات پر وہ جھنجھلاتا ہوا اپنے سینے پر بندھے جذوہ کے ہاتھ بے دری سے کھولتا ایک ہی جھٹکے سے جذوہ کو خونخواری لیے دبوچ چکا تھا۔

"اتنی آسانی سے آمن کسی کو اپنی خوشی نہیں بناتا جذوہ، مجھے ڈر ہے بے وقت کچھ کر بیٹھا تو میرے اندر کی آگ سے آپ جھلس نہ جائیں۔ آپ کے اندر ابھی اتنی تاب نہیں کہ آپ میرے ناسور جیسے زخموں کا مرہم بن سکیں" آمن اسکے چہرے پر سخت نظریں مرکوز کیے یہ کہہ کر جذوہ پر قابض تو ہوا تو وہ بھی بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹی مگر وہ فقط اپنی سانس کی روانی بحال کرنے کو یہ سلسلہ جنون میں لپیٹ کر نازل کرتا ہوا آمن، جذوہ کو ہراساں کر گیا۔

خود سے الگ ہو کر اپنے تکیے پر سر رکھ کر لیٹتے آمن کو آنکھیں بند کرتا دیکھتی جذوہ اسکی شدت میں اڈتی سختی پر اپنی آنکھوں کی نمی نہ چھپا پائی۔

تمام تر بے رحمی کے بھی وہ اپنی آنکھیں رگڑتی اسکے سینے سے جا لگی، اب کی بار آمن نے آنکھیں نہ کھولئں البتہ جذوہ کے گرد حصار قائم کرنا خود جذوہ کو کچھ بہتر کر گیا۔

___☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆___

آمن اس سے پہلے کہ حکمت کو پتا ارسال کرتا، وہ پہلے معاز سے بات کرنا چاہتا تھا۔

ہاف وائیٹ سوٹ پر سیاہ چادر لیے وہ ناشتے کے بعد باہر نکلا تھا، فون پر معاز کا نمبر ملائے وہ مسلسل دوسری سمت جان بوجھ کر سونپے انتظار کا شکار تھا۔

معاز جو پتھر بنا سینے پر ہاتھ باندھے کھڑکی سے باہر صبح پھیلتی دیکھ رہا تھا، آمن کی آتی کال پر کرب سے آنکھیں میچے ایک تھکا سا سانس لیتا مڑ کر فون تک پہنچا اور تلخی سے نظر نمبر پر گاڑے آخر فون اٹھائے کان سے لگا گیا۔

"کیوں آپ مجھے آزما رہے ہیں لالہ، خدا کے لیے آپ سب مجھے بخش دیں۔ میں اپنی جان لینے پر مجبور ہو جاوں گا" پھٹ پڑتی معاز کی دل چیرتی آواز نے آمن کا بھی سکون غارت کیا تھا، مزید کسی اپنے کو کھونا سوہان روح تھا تبھی وہ درد محسوس کیے معاز کی اس اذیت پر دکھی ہوا۔

"تم میری بات سنے بنا مجھے سزا نہیں سنا سکتے، میں تمہیں سب بتاوں گا بس اتنا جان لو کہ تمہارے لالہ چاہ کر بھی درندہ نہیں بن سکے" معاز اسے اپنی جان سے عزیز تھا تبھی وہ مزید اسے اذیت سے دوچار نہ رکھتے ہوئے جو کہہ گیا وہ معاز کی سماعت پر بجلی گرنے جیسا تھا۔

وہ سن ہوا تھا، اس غیر یقین بات نے اسکی چلتی کائنات روک دی تھی۔

"قسم اٹھائیں میری لالہ، قسم اٹھائیں کے آپ نے کچھ غلط نہیں کیا۔ لالہ مجھے اس اذیت سے نکال دیں ورنہ میرا۔۔۔ میرا دم گھٹ جائے گا" وہ بیتابی سے نم آواز کے سنگ سلگ سا اٹھا اور آمن چاہتا تھا اب معاز کے لیے کوئی فیصلہ لے۔

"ہاں کچھ غلط نہیں کیا، آتا ہوں شام تک۔ سب بتاوں گا بس خود کو تکلیف مت دو" آمن نے یہ کہہ کر فون رکھا اور معاز اس ناقابل یقین آسانی پر بھی نڈھال سا ہو گیا۔

دوسری سمت آمن کی کال ٹیرس پر مردہ پن میں لپٹ کر کھڑے حکمت پر قہر بن کر ٹوٹی تھی۔

کانپتے ہاتھوں سے وہ کال اٹھائے کان سے لگا چکا تھا۔

"حکمت مبین پاشا، سنگسار ہونے کے لیے تیار ہو کر آنا۔ ایڈریس بھیج دیا ہے، آ کر اپنی پیاری پاکیزہ جذوہ کا حال دیکھ لو" آمن نے تپش زدہ انداز کے سنگ جلساتا حکم صادر کیے ہی رابطہ منقطع کیا اور وہ غم سے چور اور اجڑا شخص لڑکھڑا کر اپنی ذلت اور رسوائی کی پہلی سیڑھی چڑھنے کو قدم بڑھا چکا تھا۔

___☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆___

جاری ہے

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

Kitab Nagri